72204 ـ محبت و عشق والے قصے اور رومانٹك فلميں ديكھنے كا حكم

سوال

ميرا بہترين مشغلہ رومانٹك ڈائجسٹ اور ناول پڑھنا ہے، جن ميں بعض اوقات ہيرو اور ہيروئن كے جنسى تعلقات اور مشاہد كو تفصيلا بيان كيا گيا ہوتا ہے، يہ علم ميں رہے كہ ميں نماز بھى ادا كرتى ہوں، اور پردہ بھى كرتى ہوں، اور بہت زيادہ اللہ كا تقوى اور ڈر بھى ركھتى ہوں، اور ميرا كسى بھى نوجوان سے كوئى تعلق نہيں ہے، ليكن ميں ايك رومانسى لڑكى ہوں، اور موسيقى سننا، ار رومانٹك افلام ديكھنا پسند كرتى ہوں، ليكن مجھے جو چيز پريشان كرتى ہے وہ يہ ناول ہى ہيں.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

عشق و محبت كے قصے اور ناول پڑھنے كے بہت سے نقصانات ہيں خاص كر جب انہيں پڑھنے والا نوجوان لڑكا يا لڑكى ہو، اور وہ نقصانات يہ ہيں:

ايسے ناول اور قصوں سے شہوت انگيزى، ہيجان پيدا ہوتا ہے، اور گندے اور ردى قسم كے خيالات كو مہيز ملتى ہے، اور دل اس ناول اور قصہ ميں بيان كردہ ہيرو يا اس كے مقابلہ ميں ہيروئن كے ساتھ دلى تعلق پيدا ہوتا ہے، اور وقت وہاں صرف كيا جاتا ہے جس ميں نہ تو دنياوى فائدہ ہے اور نہ ہى دينى فائدہ، بلكہ غالبا اس ميں نقصان ہى ہوتا ہے.

اور شريعت اسلاميہ نے حرام كام كى طرف لے جانے والے وسائل اور دروازوں كو بھى بند كرتے ہوئے حكم ديا ہے كہ:

آنكھيں نيچى ركھى جائيں، اور عورت كے ساتھ خلوت سے بھى منع كيا ہے، اور اسى طرح عورت كا بات چيت ميں نرمى اختيار كرنا بھى منع ہے، جس سے مرد ميں ہيجان اور شہوت پيدا ہو، اور وہ اسے فحاشى پر آمادہ كرے.

اس ميں كوئى شك و شبہ نہيں كہ اس طرح كے قصے اور ناول پڑھنا شريعت كے بالكل مخالف ہے، كيونكہ اس ميں مردوں سے تعلق قائم كرنے اور ان كى تصاوير اور اشكال اور لڑكيوں سے ان كے انداز مخاطب كى نقالى پيدا ہوتى

ہے، اس پر مستزاد یہ کہ عشق و محبت کی فاحشہ قسم کی اقسام اور حرام ملاقات پیش کی جاتی ہیں، اور جو چیز بھی اس طرح کی ہو اس کے حرام ہونے میں کوئی شك و شبہ نہیں.

دوم:

موسیقی سننا حرام ہے، کیونکہ اس کی حرمت کے کئی ایك دلائل احادیث میں ملتے ہیں، ان دلائل کو ہم نے تفصیلا سوال نمبر (5000) اور (20406) کے جوابات میں بیان کیا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

سوم:

رومانٹك فلمیں دیکھنے کے متعلق بھی وہی کلام کی جاتی ہے جو رومانٹك ناول پڑھنے میں، بلکہ فلمیں تو اس سے بھی زیادہ نقصان دہ ہیں، اور اس میں خرابی زیادہ ہے، کیونکہ اس میں تو ان معانی کو جسمانی شکل اور حرکات و مختلف صور میں سکرین پر پیش کیا جاتا ہے، اور فلم بین اس کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں، اور اس لیے بھی کہ اس میں ستر پوشی نہیں ہوتی بلکہ عورتوں کا ستر دیکھا جاتا ہے، اور فجور کا مطالعہ ہوتا ہے اور پھر اس پر مستزاد یہ کہ اس میں اس قسم کی موسیقی ہوتی ہے جو شہوت میں ہیجان پیدا کرتی ہے، اور فحاشی کی دعوت دیتی ہے، جو کسی عقل مند پر مخفی نہیں، تو یہ بہت ہی تعجب والی بات ہے کہ آپ ان افلام کے متعلق پریشان نہ ہوں.

حاصل یہ ہوا کہ: یہ سب کچھ ممنوع ہے، اور یہ حرام اور گناہ کا ذریعہ اور دروازہ ہے، اور اس کام کو انجام دینے والا بہت خطرناك موڑ پر پہنچ چکا ہے.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے ابن آدم پر زنا کا حصہ لکھ رکھا ہے جسے وہ لا محالہ پا کر رہےگا، تو آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، اور زبان کا زنا بات چیت کرنا ہے، اور نفس اس کی خواہش کرتا اور چاہتا ہے، اور فرج اس سب کی تصدیق کرتی ہے، اور جھٹلاتی ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (6243) صحیح مسلم حدیث نمبر (2657).

اور مسلم کی روایت میں ہے:

" ابن آدم پر اس کا زنا سے حصہ لکھ دیا گیا ہے، وہ اسے لامحالہ پا کر رہیگا، تو آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے، اور کانوں کا زنا سننا ہے، اور زبان کا زنا کلام ہے، اور ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، اور پاؤں کا زنا چلنا ہے، اور دل اس کی خواہش کرتا اور چاہتا ہے، اور اس سب کی تصدیق یا تکذیب شرمگاہ کرتی ہے "

چنانچہ آپ اس حدیث پرغور کریں، اور جن فلموں کا آپ نے ذکر کیا ہے انہیں دیکھیں اور ان کے متعلق غور کریں، کیونکہ ان افلام کا مشاہدہ آنکھوں اور کانوں کے زنا پر مشتمل ہے، اور دل خواہش کرتا اور چاہتا ہے، اللہ تعالی ہمیں سلامتی و عافیت سے نوازے.

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ حرام فعل اور چیز فوری طور پر ترک کرنی ضروری اور واجب ہے، اور گناہ کے بعد گناہ کرنا دل کو سیاہ کر دیتا ہے، جیسا کہ درج ذیل حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا جب بندہ کوئی برائی اور گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایك سیاہ نقطہ لگا دیا جاتا ہے، اور جب وہ اس گناہ کو ترك کر کے توبہ کر لیتا ہے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے، اور اگر وہ دوبارہ وہی گناہ کرتا ہے تو اس میں زیادتی کر دی جاتی ہے، حتی کہ وہ پورے دل پر چھا جاتا ہے، اور یہ وہی ران (یعنی زنگ) ہے جسے اللہ تعالی نے بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھ چکا ہے، اس کے باعث کہ جو وہ عمل کرتے رہے ہیں . کے الفاظ میں قرآن مجید میں بیان کیا ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (3334) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4244) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور آپ یہ بھی علم رکھیں کہ جو کوئی بھی اللہ تعالی کے لیے کوئی چیز ترك کر کے اس سے رك جاتا ہے تو اللہ تعالی اس کے بدلے اسے اس کا نعم البدل عطا فرماتا ہے، اس لیے آپ جتنی جلدی ہو سکے اس سے سچی اور پکی توبہ کریں، اور ان حرام کاموں کو فورا چھوڑ دیں، اور آپ اپنے آپ کو ان کاموں میں مشغول رکھیں جو آپ کے دین اور دنیا کے لیے فائدہ مند ہوں اور آپ قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے کریں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور امہات المومنین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرت کا مطالعہ کریں، اور فائدہ مند تقاریر اور دروس کی سماعت کریں، جو آپ کو اللہ کی یاد دلائیں، اور آپ کو دار آخرت کی یاد دلاتی رہیں، اور آپ کو حرام سے دور رکھیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو سیدھی راہ کی راہنمائی اور توفیق سے نوازے.

واللہ اعلم .